رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت آج ناساز رہی ۔ اس وقت بھی سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

عنقریب ایک کمیشن صدر انجمن احمدیہ کے تجارتی صیغوں کا معائنہ کرنے والا ہے ۔ جو رپورٹ کرے گا ۔ کہ کس طرح ان صیغوں کو ترقی دی جا سکتی ہے ۔ یہ کمیشن شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر ریلوے ۔ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ ۔ اور ملک خدابخش صاحب لاہور پر مشتمل ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آہِ مظلوم

"وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے ۔ اور خدا کو دکھلا دیتی ہے ۔ وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے ۔ جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے ۔ جو حضرت احدیت میں جاں نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں ۔ جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے ۔ اور ان کو بُرا کہا جاتا ۔ اور کذاب اور مفتری ۔ اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی ان کا نام رکھا جاتا ہے ۔ اور ان کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں ۔ تو ایک حد تک وہ صبر کرتے ۔ اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں ۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے ۔ کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھائے ۔ تب یکدفعہ ان کا دل دکھتا ۔ اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے ۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں ۔ اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے ۔ اور جس طرح بہت گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ۔ ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں ۔ رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں ۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہونچ جائے تو سمجھنا چاہئے ۔ کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا ۔

ہر بلائیں قوم را حق دادہ است ۔ زیر آں گنج کرم بنہادہ است"

(تبلیغ رسالت [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا چاند

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورج اور چاند کے مشابہ ہیں۔ سراجاً منیرا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام کلام الٰہی نے رکھا ہے۔ جب مغرب کے وقت سورج ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو آسمان پر چاند دکھائی دیتا ہے۔ اس چاند کو دیکھ کر ہر وقت آنکھ ٹھنڈک پاتی اور ہر دل سرور حاصل کرتا ہے۔ ہر بینا چاند کو دیکھ کر پکار اٹھتا ہے کہ "وہ چاند" "وہ چاند"۔

بعینہٖ یہی حال خلافت کا ہے۔ چاند کو بنانے والا تو اللہ تعالےٰ ہی ہے نہ کہ کوئی انسان۔ مگر ہزاروں لاکھوں انسان اُسے دیکھ کر پکارتے ہیں "وہ چاند" اسی طرح خلیفہ کے اندر نور تو خدا تعالےٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ مومنوں اور روحانی بینائی رکھنے والوں کی جماعت اسے دیکھتے ہی شناخت کر لیتی اور اس کے ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے۔ گویا مومن خلیفہ کا انتخاب نہیں کیا کرتے۔ محض شناخت کرتے ہیں۔

اس مثال سے ایک اور امر بھی واضح ہو جاتا ہے۔ وُہ یہ کہ سورج کی موجودگی میں چاند کی روشنی نظر نہیں آتی۔ مگر اس کے غروب ہونے پر اپنی ٹھنڈی روشنی سے آنکھوں اور دل کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح نبی کی زندگی میں نہیں کہہ سکتے۔ کہ آئندہ کون خلیفہ ہوگا۔ مگر وفات کے ساتھ معاً خلافت کا نور جو پہلے سے ہی یعنے نبی کی زندگی میں ہی اس پاک دل پر پڑ رہا تھا۔ ظاہر ہو جاتا ہے۔ یعنے نبی کی زندگی میں ہی خلافت کی رداء خلیفہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ صرف شناخت بعد میں ہوتی ہے۔

غرض کہ سورج اور چاند خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان کو شناخت کرنے والا مبارک ہے۔ بھلا چاند کو کون معزول کر سکتا ہے۔ ان پر تھوکنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ؛

خاکسار :- بدرالدین احمد رکن مجلس انصار سلطان القلم

ایک ہیبت ناک آسمانی حادثہ

۱۸ اگست ۱۹۳۷ء کی شب گزشتہ ۳ بجکر ۱۵ منٹ پر ایک شہاب ثاقب نہایت روشن اور چمکدار جنوب مغربی جانب سے شمال مشرق کی طرف بڑی سرعت کے ساتھ دوڑتا ہوا دکھائی دیا۔ اور اس کی روشنی کی لکیر اس کے پیچھے دور تک تھی۔ چند سیکنڈ دکھائی دینے کے بعد فضائے آسمانی میں غائب ہو گیا۔ اس کے بعد سخت دھماکے کی آواز آئی۔ جو بہت بڑی توپ کی آواز کے مشابہ تھی۔ اس کے بعد تھوڑی دیر تک گڑگڑاہٹ جاری رہی ؛

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

۱۰۲۰	سراج الدین صاحب	ضلع لاہور
۱۰۲۱	خدا بخش صاحب	"
۱۰۲۲	نصیبن صاحبہ	پٹیالہ
۱۰۲۳	نظام الدین صاحب	ضلع جالندھر
۱۰۲۴	اہلیہ جلال الدین خان صاحب	دہلی
۱۰۲۵	میاں ٹھو صاحب	کشمیر
۱۰۲۶	عبد الرحمٰن صاحب	"

درخواستِ دُعا

قبرستان کے مقدمہ میں جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے ایک سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید کی جو سزا دی تھی۔ اور جو سشن کورٹ میں بھی بحال رہی تھی۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے جرمانہ ادا کرنے کی بجائے جیل خانہ میں جانے کو ترجیح دی تھی۔ مگر بعد میں جبراً جرمانہ وصول کرکے ان کو رہا کر دیا گیا تھا۔ اس کی اپیل ۲۳ اگست کو ہائی کورٹ میں پیش ہوگی۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں ؛

مولوی غلام حسن خانصاحب کی شہادت

مولوی محمد علی صاحب کی مخالفت کے متعلق

۱۱ اگست ۱۹۳۷ء کا ذکر ہے کہ مجھے یہاں ایبٹ آباد میں خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ دوران گفتگو میں انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق فرمایا کہ دراصل انکے جھگڑے کی بنا اعتقادات پر نہیں۔ بلکہ محض میاں صاحب کی عداوت پر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں میاں صاحب کے خلاف سخت کینہ ہے اور اسی کینہ کے باعث وُہ جدا ہوئے تھے۔ اور ان کا یہ کینہ روز بروز ترقی پر ہے ؛

اس کے بعد خان بہادر صاحب نے سید احمد نور صاحب کابلی کا ذکر شروع کیا اور کہا کہ وہ اپنے آپکو نبی اور رسول کہتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ ایک دفعہ سخت بیمار اور بالکل دیوانہ ہو گیا تھا۔ جسکی وجہ سے اسے چارپائی یا ستون وغیرہ سے باندھ کر رکھا جاتا تھا۔ اور یہ بات میری چشم دید ہے۔ اس کے بعد اسکی ایسی حالت تو نہ رہی۔ مگر اسے پوری صحت بھی نہ ہوئی۔ اور اسی دوران میں اسنے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ کہ تو نبی اور رسول ہے۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ جب کوئی احمدی جنون کے ماتحت کوئی دعوےٰ کرتا ہے۔ تو وہ محض مجددیت یا محدثیت کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ جو کرتا ہے نبوت ہی کا دعویٰ کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت کی تعلیم نے جماعت کو اس عقیدہ پر ایسی پختگی کے ساتھ قائم کیا ہے کہ جنون کی حالت میں بھی ان سے اسی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے بعد خان بہادر صاحب نے کہا۔ کہ میرے نزدیک قادیانی اور لاہوری دونوں فریق علامت (مورد الزام) ہیں۔ میں نے کہا پھر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے نعوذ باللہ ناکام گئے جنکی وفات کے بعد تمام کی تمام جماعت بگڑ گئی۔ انہوں نے کہا آخر کسی وقت پھر درست ہو جائیگی میں نے کہا آئندہ جس کے ہاتھ سے اس کی اصلاح ہوگی۔ اس کا تو ابھی سوال ہی درپیش نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کی قائم کردہ کونسی جماعت ہے۔ جو حق پر قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصلح موعود آخر جماعت ہی کی اصلاح کیلئے آنے والا ہے۔ اگر جماعت کا بگڑ جانا مقدر نہیں تھا۔ تو مصلح موعود کی ضرورت ہی کیا تھی۔ میں نے کہا کہ جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پے در پے انبیا کے آنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری جماعت ان کے بعد بگڑ گئی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوم

کے لئے مصلح موعود کا آنا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپکی ساری کی ساری جماعت آپکی وفات کے بعد بگڑ گئی۔ مصلح موعود کی آمد تو ساری دنیا کی اصلاح کے لئے ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۱۳؍ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

پنجاب کی یونینسٹ وزارت اور بندش شراب

کانگرس نے جب وزارتیں منظور کر کے حکومت کے نظم و نسق میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا۔ تو پنجاب کی وزارت پارٹی یعنی یونینسٹ پارٹی نے اس کا بخوشی خیر مقدم کیا۔ اور پارٹی کے جنرل سکرٹری نے تو یہاں تک اعلان کر دیا۔ کہ چونکہ یونینسٹ پارٹی کا تعمیری پروگرام بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کانگرس کا۔ اس لئے اہل ملک کے لئے یہ اندازہ لگانے میں نہایت آسانی ہو جائے گی۔ کہ اپنے حلقۂ عمل کے اندر کونسی پارٹی زیادہ مفید اور زیادہ نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس وجہ سے دونوں پارٹیوں میں مسابقت کی جو روح پیدا ہو گی۔ اس سے ملک کو بہت فائدہ پہونچنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ اعلان کر کے یونینسٹ پارٹی نے اپنے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ واری عائد کر لی ہے۔ اور اہل ملک کو یہ حق دے چکی ہے۔ کہ کانگرس اور اس کے کارناموں کا مقابلہ کرتے رہیں۔ اور دیکھتے رہیں۔ کہ کونسی پارٹی ملک کے لئے زیادہ مفید اور زیادہ نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ اس حق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم یونینسٹ پارٹی کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ جو نہ صرف ملک کی معاشرتی حالت سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی اخلاقی حالت پر بھی اثر رکھتا ہے۔ اور کئی قسم کے فسادات اور حادثات کا بھی موجب بنتا ہے۔ اور وہ شراب نوشی ہے۔ اس کے مضرات سے کون انکار کر سکتا ہے؟ مال و دولت کی بربادی۔ صحت اور اخلاق کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور یہ نتیجہ وہاں اور بھی زیادہ ہولناک ہو جاتا ہے۔ جہاں جہالت اور بے علمی کا دور دورہ ہو۔ چونکہ تعلیمی لحاظ سے پنجاب بہت پسماندہ صوبہ ہے۔ اس لئے شراب کی وجہ سے بہت نقصان اٹھا رہا ہے۔ اگر اس نقصان سے اہل پنجاب کو محفوظ رکھنا موجودہ حکومت کے نزدیک کچھ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اسے ملک کی خدمت شمار کیا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ یونینسٹ پارٹی ادھر متوجہ نہ ہو۔ اور ایسی صورت میں بھی نہ ہو۔ جبکہ کانگرسی وزارتوں نے اس بارے میں جد و جہد شروع کر دی ہے۔ اور مؤثر کارروائی کرنے پر پوری طرح آمادہ ہیں۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ کہ کانگرسی وزارتوں کا تار گاندھی جی کے ہاتھ میں ہے۔ اور گاندھی جی نے ان کو لکھدیا ہے۔ کہ شراب کی بندش کے متعلق فوراً اسکیم کا اعلان کیا جائے۔ اور ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء سے جبکہ کانگرس نے عہدے قبول کئے۔ تین سال کے اندر شراب قطعی طور پر اپنے صوبوں میں بند کر دیں اس کے ماتحت کانگرسی صوبوں میں کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ اور امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ جلد عملی صورت اختیار کر لے گی۔

لیکن اس بارے میں پنجاب کی وزارت بالکل خاموش ہے۔ اور اگر بدستور خاموش رہی۔ تو کانگرسی وزارتیں ایک عام نفع بخش کام میں اس سے بازی لے جائیں گی۔ شراب کی بندش سے بے شک حکومت کی آمدنی میں کچھ کمی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اہل ملک کے اخلاق اور عادات کی اصلاح اور ان کو مالی اور بدنی نقصان سے محفوظ کرنا یقیناً اس آمدنی سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ جو شراب پر ٹیکس وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ پھر جبکہ ہر مذہب و ملت میں شراب نوشی ناجائز سمجھی جاتی ہے۔ اور اسلام نے تو بڑی سختی سے اس کی مذمت کی۔ اور اس کے استعمال سے روکا ہے۔ اگر حکومتِ پنجاب اس کی ممانعت کا قانون پاس کر دے۔ اور پوری طرح اسے نافذ کرے۔ تو تمام پبلک میں وہ اس قدر وقعت حاصل کر لے گی۔ جو کسی اور طرح ممکن نہیں۔ اور یہ بھی حکومت کے لئے نہایت قیمتی چیز ہے۔

وزیر اعظم پنجاب کی تشدد کے خلاف نصیحت

جلال پور ضلع جہلم میں مسلمانوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم نے جو تقریر حال میں کی ہے۔ اس میں انہوں نے سب سے زیادہ زور جس بات پر دیا وہ یہ ہے۔ کہ "شرارت پسند افراد پنجاب کی جدید قائم شدہ حکومت کو مضطرب کرنے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حکومت کی امداد کے لئے متحد و متفق رہیں۔ کیونکہ پنجاب کی موجودہ حکومت آپ لوگوں کی اپنی حکومت ہے۔ نیز ملتمس ہوں۔ کہ شرارت پسندوں کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے میری امداد کریں۔ آپ اس طریقہ پر میری امداد کر سکتے ہیں۔ کہ دوسروں کے اشتعال دلانے کے وقت تشدد سے مجتنب رہیں۔ کیونکہ جس حالت میں آپ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ میرے ہاتھ کمزور ہو جاتے ہیں"۔

یہ ایک حکومت کے وزیر اعظم کا بیان ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حق بجانب ہوتے ہوئے کسی کے سخت اشتعال دلانے پر بھی اگر کوئی دامن صبر چھوڑ بیٹھتا ہے تو وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی قوم کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ ہر ہوشمند کو اس قسم کی حرکت سے مجتنب رہنا چاہیئے۔ خواہ اس کے لئے اسے جسمانی۔ ذہنی اور دماغی کتنی ہی کوفت برداشت کرنی پڑے۔

کوٹ فتح خاں کے خلاف شورش

کوٹ فتح خاں ضلع کیمل پور کے جھگڑے کو سکھ خواہ مخواہ طول دیتے جا رہے ہیں۔ اس وقت جس چیز کی آڑ لے کر شورش پھیلائی جا رہی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک ندی کے ایک خاص مقام سے جہاں مسلمان عورتیں پانی بھرتی ہیں۔ ان سکھوں کو جو کوٹ فتح خاں میں اس لئے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کہ گوردوارہ کے جھگڑے کو تازہ رکھیں۔ پانی لینے سے منع کر کے دوسری جگہ سے پانی لینے کے لئے کہا گیا ہے اس حکم کی خلاف ورزی کے لئے سکھ دو دو تین تین آدمیوں کو وہاں بھیج رہے ہیں۔ اور وہ سزایاب ہو رہے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ذمہ وار سکھ لیڈر اس معاملہ کو بڑھنے نہ دیتے اور شوریدہ سر لوگوں کو سمجھا کر قانون شکنی سے باز رکھتے۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ اکالی پارٹی کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب ایک سو سکھوں کا جتھہ لے جا رہے ہیں۔ اور سردار کھڑک سنگھ صاحب کئی اور سکھ لیڈروں کے ہمراہ جتھہ بنا کر اس لئے جانے والے ہیں۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کو زیادہ پُرزور بنائیں۔ یہ آثار کچھ اچھے نہیں ہیں۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ کوئی ناگوار نتیجہ رونما ہونے سے قبل معاملہ کی اہمیت کو سمجھے۔ اور سکھوں کو وہاں جانے سے روک دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قِنْوَانٌ جمع ہے تثنیہ نہیں

امیر غیر مُبایعین کی غلطی کی توضیح

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں آئت ومن النخل من طلعھا قنوانٌ دانیۃ کے ذیل میں آئت کے لفظ قنوان کے متعلق لکھا ہے:۔ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے"۔ (بیان القرآن ص۱۰۲) صاف ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے آئت مذکورہ بالا میں وارد لفظ قنوانٌ کو "تثنیہ اور جمع" قرار دیا ہے اور یہ بالکل غلط ہے۔ میں نے مولوی صاحب کی اس غلطی پر انہیں توجہ دلائی۔ تو بجائے حق پسند انسانوں کی طرح اپنی غلطی کا اقرار کرنے کے مولوی اختر حسین صاحب نے توڑ موڑ کر مولوی صاحب کو صحت پر قرار دینے کی کوشش کی۔ تعجب ہے کہ جب انسان ضد پر اتر آتا ہے۔ تو کہاں تک پہونچ جاتا ہے۔ غور فرمائیے مولوی محمد علی صاحب آئت قرآنی ومن النخل من طلعھا قنوانٌ دانیۃ کی تفسیر لکھتے ہیں۔ اسی ضمن میں لفظ قنوانٌ کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ "تثنیہ اور جمع قنوان" ہے" ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس جگہ مولوی صاحب آئت قرآنی میں وارد شدہ لفظ کو تثنیہ اور جمع قرار دے رہے ہیں۔ مگر اختر صاحب جن کی زبان پر ہر وقت "دجل و فریب" رہتا ہے لکھتے ہیں:۔

"یہ سراسر دجل و فریب ہے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ نے آئت ومن النخل من طلعھا قنوانٌ دانیۃ میں قنوان کو تثنیہ بھی قرار دیا"۔ (پیغام صلح ۱۱ جنوری) پھر لکھا ہے:۔

"قنوان مندرجہ آئت مذکورہ آپ (مولوی محمد علی صاحب) کے نزدیک جمع ہے۔ اور تثنیہ نہیں" ص۲ پھر لکھا ہے:۔

"یہ بھی سراسر دھوکا ہے حضرت امیر ایدہ اللہ نے قنوان کو تثنیہ اور جمع نہیں قرار دیا"

مزید ارشاد ہوتا ہے:۔

"ہمارا چیلنج ہے کہ جالندہری مولوی فاضل بیان القرآن سے یہ دکھائیں کہ تثنیہ اور جمع قنوان ہے"۔

پھر استفہام انکاری کے طور پر لکھتے ہیں۔ "کیا ہماری طرف سے کبھی یہ دعوے ہؤا کہ قنوان تثنیہ ہے۔؟"

ان تمام اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ اختر صاحب کو یہ مسلم ہے کہ آئت قرآنی ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ میں لفظ قنوان تثنیہ نہیں بلکہ صرف جمع ہے اور یہی ہمارا دعوے تھا کہ آئت قرآنی میں قنوانٌ ہے۔ اور یہ جمع ہے تثنیہ نہیں۔ چنانچہ میں لکھ چکا ہوں۔

"میں قنوانٌ کے جمع ہونے اور تثنیہ نہ ہونے کا دعویدار ہوں اگر کوئی قنوانٌ کا تثنیہ یا تثنیہ اور جمع دونوں ہونا ثابت کردے تو میرا دعوے باطل۔ وگرنہ اس نے بالکل غلط لکھا۔ جس نے لکھا۔ کہ قنوانٌ تثنیہ اور جمع ہے۔ میرے دعوے کا ثبوت یہ ہے کہ تمام اہل عربیت مفسرین نے قنوانٌ دانیۃ میں قنوانٌ کو جمع قرار دیا ہے"۔ (الفضل ۷ جنوری)

اندریں صورت اختر صاحب کا مضمون میری تردید نہیں بلکہ میرے دعوے کو تسلیم کرتا ہے۔ ہاں اگر وہ بیان القرآن کا حوالہ طلب کرتے ہیں تو ص۱۰۲ ملاحظہ کریں۔ انہیں فوراً نظر آجائے گا۔ کہ ان کے امیر نے آئت قنوانٌ دانیۃ کی تفسیر میں قنوانٌ کو تثنیہ اور جمع لکھا ہے۔ عجب سادگی ہے کہ ایک طرف تو پوچھتے ہیں۔ کہ بیان القرآن میں کہاں لکھا ہے کہ تثنیہ اور جمع قنوان ہے۔ اور دوسری طرف خود ہی لکھتے ہیں۔ "سیدنا حضرت امیر ایدہ اللہ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ تثنیہ اور جمع قنوان ہے"۔ (صفحہ ۲ کالم ۲)

جب آپ کے امیر نے بیان القرآن میں آئت قنوان دانیۃ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ "تثنیہ اور جمع قنوانٌ ہے"۔ تو پھر ہم سے مطالبہ کیسا؟ بتلائیے اب وہ "دجل و فریب" کس کی طرف منسوب ہوگا۔؟ "سراسر دھوکا" کس نے دیا۔؟

اختر صاحب مندرجہ بالا اعتراف کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے فقرہ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے"۔ کا "صاف مطلب" یوں تحریر کرتے ہیں "جس سے آپ کا صاف مطلب یہ ہے کہ قنوان کا لفظ بغیر اس شکل کی تبدیلی کے تنوین یا کسرہ کے ساتھ جمع یا تثنیہ کے معنے دیتا ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے"

ناظرین کے سامنے مولوی محمد علی صاحب کا فقرہ بھی موجود ہے۔ اور اختر صاحب کا "صاف مطلب" بھی ان کے زیر نظر ہے۔ وہ خود غور فرمائیں کہ کیا فقرہ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے" کا واقعی یہ صاف مطلب ہے ہم تو آتنا دریافت کرتے ہیں۔ کہ اختر صاحب نے جو لکھا ہے۔ کہ "قنوان کا لفظ بغیر اس شکل" الخ کیا ان کے اس فقرہ میں آئت قرآنی ومن النخل من طلعھا قنوانٌ دانیۃ کا لفظ قنوان مراد ہے یا اور کچھ؟ اگر تو کسی لفظ کے "تنوین یا کسرہ کے ساتھ جمع یا تثنیہ" ہونے کا ذکر ہے۔ تو یقیناً مولوی محمد علی صاحب کے فقرہ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے" میں بھی آئت قرآنی والے قنوان کا ذکر ہے۔ اور یہ سراسر غلط ہے۔ کیا مولوی صاحب اب بھی اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے؟

اختر صاحب نے اپنے امیر کے فقرہ کی جو توجیہ کی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب نے یہ فقرہ آئت قرآنی کی تفسیر میں نہ لکھا ہوتا۔ بلکہ کسی ادبی کتاب میں لکھا ہوتا تو شائد اس کی یہ تاویل ہوسکتی۔ مگر اب تو بجائے رکیک تاویلات کرنے کے نئے غلطی کو تسلیم کرنا ہی بہتر ہے ؎

تروح الی العطار تبغی شبابھا
وھل یصلح العطار ما افسد الدھر

اختر صاحب کی یہ توجیہہ تو ایسی ہی ہے۔ کہ کل کو مولوی محمد علی صاحب انعمت علیھم کی تفسیر میں "انعمت" کے نیچے لکھ دیں۔ کہ "یہ واحد مخاطب مذکر اور واحد مخاطب مونث اور واحد متکلم مذکر و مونث کا صیغہ ہے"۔ اور اگر کسی نے مولوی صاحب کو غلطی کی طرف متوجہ کیا۔ تو اختر صاحب کے مونہہ پر فوراً "دجل و فریب" اور "سراسر دھوکا" کے کلمات طیبہ جاری ہو جائیں گے۔ اور جھٹ سے آپ لکھ دیں گے۔ کہ بے شک ہمارے امیر نے انعمت علیھم کی تفسیر میں انعمت کو واحد مذکر مخاطب اور واحد مونث مخاطب اور واحد متکلم لکھا ہے۔ لیکن "اس سے آپکا صاف مطلب یہ ہے کہ انعمت کا لفظ بغیر اس شکل کی تبدیلی کے فتحہ یا کسرہ یا ضمہ کے ساتھ واحد مذکر مخاطب یا واحدہ مخاطبہ یا واحد متکلم کے معنی دیتا ہے اور یہ بالکل درست ہے"۔ کیا دنیا کا کوئی بھی منصف مزاج اس تاویل کو درست ماننے کے لئے تیار ہے

280

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اہلِ پیغام بھی اس تاویل کو درست ماننے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ بلکہ کہیں گے۔ کہ بے شک اَنْعَمْتَ۔ اَنْعَمْتِ۔ اَنْعَمْتُ صحیح ہے۔ مگر آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں انعمت کو بغیر اعراب لکھ کر اسے مذکر و مؤنث مخاطب و متکلم لکھنا محض جہالت ہے تو انصاف کیا جائے۔ کہ جب بعینہٖ یہی تاویل اختر صاحب اپنے امیر کے فقرہ کی کرتے ہیں۔ تو اسے کیونکر درست مانا جاسکتا ہے۔ اختر صاحب کی مغالطہ دہی کو کوئی دفتری۔ یا راولپنڈی کے خواجہ صاحب نہ سمجھ سکیں۔ تو ہم انہیں معذور جانتے ہیں۔ مگر کیا اہلِ پیغام میں سارے اصحاب اسی علم کے مالک واقع ہوئے ہیں؟

ایک اور طرح سے عرض کرتا ہوں۔ کہ قِنْوَانٌ اور صِنْوَانٌ ایک ہی طرز کے دو لفظ قرآن مجید میں واقع ہوئے ہیں۔ اگر نون پر کسرہ ہو۔ تو مثنّی۔ اور اگر تنوین ہو۔ تو جمع ہوتے ہیں۔ اہلِ لغت نے دونوں کو اس لحاظ سے ہمرنگ قرار دیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب صِنْوَانٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"صنو۔ شاخ جو درخت کی جڑ سے نکلے۔ اور صِنْوَانِ اس کا تثنیہ اور صِنْوَانٌ جمع ہے"

(بیان القرآن صہ ۱۰۱۱)

صاف ظاہر ہے۔ کہ صِنْوَانٌ کی تفسیر میں صِنْوَانِ کو تثنیہ۔ اور صِنْوَانٌ کو جمع قرار دینا درست ہے لیکن قنوان کی تفسیر میں لکھ دینا کہ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے" غلط ہے۔ اگر مولوی صاحب کو قِنْوَانٌ کے متعلق غلط فہمی نہ ہوتی۔ تو وہ یوں لکھتے۔ کہ وہ قِنْوَانِ تثنیہ ہے۔ اور قِنْوَانٌ جمع ہے۔ پس اس قرینہ سے بھی مولوی صاحب کی غلطی عیاں ہے:۔

چونکہ اختر صاحب نے اپنے مضمون میں تسلیم کر لیا تھا۔ کہ آیت قرآنی میں قنوان جمع ہے۔ تثنیہ نہیں اور یہی ہمارا دعوےٰ تھا۔ اس لئے ہم نے اس کے جواب الجواب کی ضرورت نہ سمجھی۔ لیکن افسوس۔ کہ اہلِ پیغام کا وہ طبقہ جو غور کرنے اور سمجھنے کا عادی نہیں۔ اتنی سی بات پر اختر صاحب کو اپنا راجہ تسلیم کر رہے ہیں۔ اس لئے میں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ اب طریقِ فیصلہ یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے قلم سے تحریر فرمائیں۔ کہ انہوں نے آیتِ قرآنی قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ کے قنوان کو "تثنیہ اور جمع" قرار دیا ہے۔ یا نہیں؟ اگر قرار دیا ہے۔ تو لکھتے وقت ان کے ذہن میں کیا مفہوم تھا؟ میری درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب حسبِ معمول خاموشی اختیار نہ فرمائیں۔ اور نہ ہی ہمارے سوال "واجب الاطاعت امیر اور خلیفہ میں کیا فرق ہے؟" کے جواب سے عاجز آکر غیر متعلق باتیں کہنے کی طرح اس جگہ غیر متعلق باتیں شروع کر دیں۔ بلکہ صاف لفظوں میں تحریر فرمائیں۔ کہ آپ کے فقرہ "تثنیہ۔ اور جمع قنوان ہے" کا کیا مطلب ہے؟ ہمارا یقین ہے۔ کہ اس فقرہ کا وہ "صاف مطلب" نہیں بن سکتا۔ جو اختر صاحب نے لکھا ہے۔ بلکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ مندرجہ بالا فقرہ لکھتے وقت آپ کے ذہن میں بھی یہ مفہوم نہ تھا۔ اگر ہمارا خیال غلط ہے۔ تو آپ اس کی تردید کر دیں۔ ورنہ آپ کی خاموشی سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ اختر صاحب تنکے کا سہارا لے رہے ہیں اور ان کی تاویل محض غلط ہے:۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مولوی اختر حسین صاحب کو جواب

میں نے مولوی اختر حسین غیر مبایع کو ایک پرائیویٹ خط لکھا تھا۔ اس کا جواب "پیغام صلح" میں دیا گیا ہے۔ چونکہ میرا وہ ذاتی خطاب تھا اس لئے میں نے پرائیویٹ خط میں پھر ان کو جواب لکھ دیا ہے۔ خاکسار سید ابوالبرکات دہلوی دریا گنج دہلی۔

مولوی محمد علی صاحب اور حسن بن صباح

أتكفّ خلفاء النبي تجاسراً ۔ أتلعن من هو مثل بدر منوّرٍ
وإن كنت قد ساءتك امر خلافة ۔ فحارب مليكاً اجتباهم كمشتری

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ڈلہوزی میں بسترِ مرض پر پڑے پڑے اپنے خطوط میں جن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی مکروہ۔ اور حیا سوز ہیں۔ اہلِ پیغام۔ اور ان کے امیر کی تبرّا بازی۔ گندہ دہنی۔ بد زبانی اور الزام تراشی سے خوارج کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور سبائی فتنہ ایک دفعہ پھر اسلام کے خلاف اٹھتا معلوم ہوتا ہے۔ وہی لوگ جو کسی وقت احمدیت کے ہمدرد اور خادم ہونے کا دعوےٰ کرتے تھے آج اس کی ترقی میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ اور سلسلۂ احمدیہ کے خلاف اپنی کوششوں اور قوتوں کو خرچ کر رہے ہیں۔ اس بارے میں ناجائز سے ناجائز ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے بھی نہیں شرماتے اور جھوٹے اور غلط اعتراضات پیغام صلح میں شائع کر کے اشتعال دلا رہے ہیں:۔

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے تازہ خط میں رقمطراز ہیں:۔

"میاں صاحب خوب یاد رکھیں کہ انہوں نے اپنے لئے جو فرضی خلافت تجویز کی ہے۔ اس کی مثال انہیں خلفائے راشدین میں نہیں ملے گی۔ بلکہ اگر ملے گی۔ تو صرف باطنیہ فرقہ میں ملے گی۔ جنہوں نے قتل و غارت اور ہر قسم کے فسق و فجور کو جائز کرنے کے لئے یہ دروازہ کھولا تھا۔ اور آج میاں صاحب یہ کہکر کہ مجھ پر سچا اعتراض کرنے والا بھی جہنم میں جائیگا حسن بن صباح کی پیروی کر رہے ہیں"

(پیغام صلح ۹ر اگست ۱۹۳۷ء)

مگر مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ فرضی خلافت نہیں۔ بلکہ یہ خلافت اس خدا کی عطا کردہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا خالق و مالک اور مدبر ہے۔ ہاں یہ اسی خدا کی عطا کردہ خلافت ہے۔ جس نے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ۔ اور پھر حضرت نورالدین اعظمؓ کو خلیفہ بنایا۔ اور انہیں خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اگر حضرت فضل عمرؓ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت فرضی ہوتی۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب ایسے لوگوں کا خیال ہے۔ تو آج سے کئی سال قبل معدوم ہو چکی ہوتی۔ مگر اہلِ پیغام غیر احمدی مخالفین اور مستریوں۔ احراریوں وغیرہ کی خطرناک سازشوں۔ مخالفانہ کارروائیوں۔ گندے پراپیگنڈوں۔ مزورانہ چالوں اور بے بنیاد الزاموں اور غلط بیانیوں کے باوجود حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کا کامیاب ہونا آپ کی خلافت کی حقانیت کا زبردست ثبوت ہے۔ اس خلافت کو فرضی قرار دینے والا خود مفتری اور کذاب ہے۔ اور وہ خدا کے وعید اُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ سے ہرگز بچ نہیں سکتا:۔

عجیب بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تو آیت مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ میں منکرینِ خلافت کو فاسق اور فاجر قرار دیتا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ اور اس کے متبعین کو فاسق و فاجر قرار دے رہے ہیں۔ یہ انتہائی گمراہی اور کج روی ہے:۔

باقی رہا نظام سلسلہ کو درہم برہم کرنے کے لئے اعتراض کرنے والوں کو اس حرکت سے منع کرنا اور خدا تعالےٰ کے وعید سے ڈرانا یہ عین اسلام کی تعلیم ہے۔ اور اسی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیش فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضور آیت فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کا یہ حکم ہے۔ کہ جب رسول یا اس کا خلیفہ فیصلہ کرے۔ تو اسے ٹھیک مان لیا جائے ہوسکتا ہے کہ خلیفہ غلط فیصلہ کردے۔ مگر پھر بھی اسے رغبت دل کے ساتھ تسلیم کرنا ضروری ہے"

نیز فرمایا:۔

نظام کے قیام کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ ایک انسان کو ایسا حکم مان لیا جائے۔ کہ جس کے فیصلے کے آگے کوئی چون وچرا نہ کرے"۔

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء)

یہ استدلال اسلامی تعلیم اور اسلامی نقطۂ نگاہ کے عین مطابق ہے اور کوئی شخص اس کے خلاف نہ کوئی آیت پیش کرسکتا ہے۔ اور نہ حدیث صحیح اس کے خلاف مل سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی صاحب نے سوائے بدزبانی کے کوئی دلیل اس کے خلاف نہیں دی۔ پس ان کا اس قول کے خلاف دلائل سے عاجز آکر گالیوں پر اتر آنا ان کی شکست کی دلیل ہے۔ پھر یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب حضرت امیر المومنین پر جس بنا پہ اعتراض کررہے ہیں۔ اور آپکو نعوذ باللہ حسن بن صباح قرار دے رہے ہیں باوجود اور ان کے بعض ساتھی بھی اسکو نہ صرف درست تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ انہیں حاصل ہو مگر دروغگو را حافظہ نباشد کے مطابق دوسروں پر اعتراض کرتے ہوئے وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ چنانچہ انہی اعتراض کرنے والوں نے اپنے اخبار پیغام صلح میں یہ اعلان کیا۔ کہ

"صحیح جماعتی زندگی اور عروج تاوقتیکہ تمام افراد ایک جذبۂ نظام اور لیڈر کے ماتحت سرگرم نہ ہوں خیال باطل ہے۔ کیونکہ ایک کا نمونہ جن دوسرے کی کوتاہیوں۔ خامیوں اور کمزوریوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ دُور کرتا رہتا ہے۔ اور اس کی بدولت کمزور عنصر بھی غیر معمولی قوتِ ارادی کے ساتھ طاقتوروں کے دوش بدوش گامزن رہتا ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے۔ جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارہ پر حرکت کریں۔ سب نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلاحیل وحجت اس پر عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ عمل میں حجت وتکرار سم قاتل ہے۔ بظاہر ایسے امیر کا تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گزرتا ہے۔ خودسر انسان ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کہ اس میں پیرپرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مگر یہ قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے تاریخ عالم اور دنیا کی ترقی کے اسرار سے ناواقفیت ہے۔ تاریخ کے اوراق ہر دور میں اس کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ بہت سے گروہ باوجود اپنے نقائص کے صرف ایک امیر کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔ جبتک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو۔ جس کے ہاتھ میں عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو مستقل اور پائیندہ ترقی محال ہے۔

قرآن حکیم کی تعلیم اس کی زبردست موید ہے۔ اور قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے حضور صلعم کے ہر اشارے پر جان ومال لٹا کر مہر تصدیق ثبت کردی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم اے پیغمبر میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہوسکتے۔ تاوقتیکہ اپنی تمام اختلافی باتوں میں مجھے حکم نہ مان لیں۔ اطاعت کا حکم آپ تک ہی محدود نہیں کردیا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے عام کردیا۔ چنانچہ فرمایا یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے مسلمانو! اللہ اس کے رسول اور اپنے امیر وقت کی اطاعت کرو۔ یہاں امیر کو نائب رسول ظاہر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر وقت جماعت کے سر پر امیر کے وجود کو لابد اور ضروری قرار دیا ہے۔ اور اسے صاحب حکم فرمایا ہے۔ جس کی اطاعت قرآن وسنت کی روشنی میں ویسے ہی ہو جیسے اللہ اس کے رسول صلعم کی . . . .

میں افراد قوم سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنی موجودہ حالت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بسرعت تمام ترقی کریں۔ تو وہ جماعتی زندگی کے بغیر ناممکن ہے اور جماعتی زندگی واجب الاطاعت امیر کے بغیر بے معنی بات ہے۔ پس آؤ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد کی تکمیل اپنا وظیفۂ حیات بنائیں اور تمام ایک ہی رنگ میں رنگین ہوکر خدا کے فرمودہ وعدوں کو حاصل کریں"

(پیغام صلح ۷ رفروری ۱۹۳۷ء)

خود مولوی محمد علی صاحب اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

" یاد رکھو کہ کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ یہ ہے ہی ناممکن اس لئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے۔ کہ نظام قائم کریں۔ اور وہ وہی اصول ہے۔ جس پر نبی کریم صلعم نے نظام کو قائم کیا۔ مگر پھر میں کہتا ہوں۔ کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمعوا واطیعوا سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جائے۔ جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں۔ ترقی محال ہے"۔

(پیغام صلح ۲۷ رفروری ۱۹۳۷ء)

خدا کی عجیب شان ہے۔ کہ جو لوگ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر اس قول کی بنا پر اعتراض کرتے ہیں کہ "نظام کے قیام کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ ایک انسان کو ایسا حکم مان لیا جائے جس کے فیصلے کے آگے کوئی چون وچرا نہ ہو" وہ خود اسبات کو تسلیم کرتے اور اپنے آرگن میں اعلان کرتے ہیں کہ "حضرت امیرؓ کی زبان فیض ترجمان سے جو حکم اور فیصلہ بھی مترشح ہو بلاحیل وحجت اور بلاچون وچرا اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے خلاف اعتراض کرنا اور حجت وتکرار پیش کرنا سم قاتل ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ کہ ایک حقیقت اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذہن مبارک سے مترشح ہو۔ تو وہ قرآن کے بھی خلاف اسوۂ رسول کے بھی خلاف۔ اور خلفاءِ راشدین کے طریق عمل کے بھی خلاف ہے۔ لیکن اگر وہی بات اہلِ پیغام کے کسی عامی آدمی کی طرف سے پیش کی جائے۔ تو وہ عین منشار قرآن اور تعلیم اسلامی کا نقطۂ مرکزی ہے یہ ہے اہلِ پیغام کا عدل وانصاف اور اصول پرستی جس پر انہیں ناز ہے قاتلھم اللہ انیٰ یوفکون۔

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ حسن بن صباح قرار دیا ہے۔ اور یہ بے ہودہ سرائی کرتے ہوئے انہیں ذرا شرم محسوس نہیں ہوئی۔ دراصل مولوی صاحب المرء یقیس علیٰ نفسہٖ کے مصداق بنے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور خلفاء تو ایک آئینہ ہوتے ہیں۔ ہر شخص ان میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ ایک فاسق وفاجر ان میں عکس دیکھ کر خیال کرتا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ ایسے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کی اپنی حالت کا صحیح نقشہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

281

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حسن بن صباح کہنے والا خود حسن بن صباح ہے اور حضور ایک آئینہ ہیں۔ جس میں مولوی صاحب کو اپنی تصویر حسن بن صباح کی صورت میں نظر آرہی ہے۔

اگر مولوی محمد علی صاحب اور حسن بن صباح کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی مولوی محمد علی صاحب حسن بن صباح ہیں اور کافی وجوہ کی بنا پر یہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اور حسن بن صباح میں مناسبت تامہ موجود ہے۔ مثلاً

اول:۔ حسن بن صباح چوتھی صدی ہجری کے ابتدا میں اصلاح خراسان کے شہر طوس میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک معمولی شخص تھا۔ اور کسی قدر عسرت سے زندگی بسر کرتا تھا۔ حسن بن صباح بہت چالاک اور ہوشیار تھا۔ اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ مگر حقیقۃً اسلام کا اشد ترین دشمن تھا۔ اور اسمٰعیلی شیعہ تھا۔

مولوی محمد علی صاحب بھی اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ مگر حقیقۃً احمدیت کے خطرناک دشمن ہیں۔ ان کا قدم اس لحاظ سے حسن بن صباح کے نقش قدم پر ہے۔ اور انہوں نے بعینہٖ صباحی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔

دوم:۔ حسن بن صباح نے اپنی خود غرضیوں کے ماتحت اسلامی سلطنت اور اسلامی عقائد کو مٹانے اور نیست و نابود کرنے کے لئے مرکز اسلام سے الگ ایک مقام تجویز کیا۔ اور قلعہ "الموت" جو قزوین کے قریب واقعہ تھا۔ اپنا مرکزی مقام مقرر کیا۔ چنانچہ اس کی ساری سازشوں اور کارروائیوں کا مرکز اور صدر مقام یہی تھا۔

مولوی محمد علی صاحب نے بھی احمدیت کو نقصان پہنچانے خلافت حقہ کو مٹانے اور جماعت احمدیہ کو منتشر کرنے کے لئے مرکز احمدیت کو چھوڑا اور ایک الگ مقام کو اپنا مرکز قرار دیا۔

سوم:۔ باطنی مذہب چونکہ اندرونی سازشوں اور رازداریوں کے طریقے سے قائم ہوا تھا۔ لہذا اس کے پیرو اپنے رموز کو صرف اس شخص پر ظاہر کرتے تھے۔ جو ان کا ہم عقیدہ ہوتا۔ اور ان کی سوسائٹی میں شریک ہو جاتا۔ نیز عموماً کمزور اور ضعیف الاعتقاد لوگ ان میں شامل ہوتے تھے۔ اور حسن بن صباح ایسے لوگوں کو تلاش کر کے ان میں اپنے خیالات پھیلاتا تھا۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کار بھی اندرونی سازشوں اور خفیہ کارروائیوں کے ذریعہ سے ہی اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی زندگی میں سلسلہ کے نظام اور خلافت کے خلاف خفیہ سازشیں شروع کر دیں۔ اور فریمیسنوں اور باطنیوں کی طرح خفیہ کمیٹیاں قائم کیں۔ لاہور سے کسی نامعلوم شخص کے نام پر "اظہار الحق" نام کے ٹریکٹ چھپوائے۔ جماعت میں گندا پراپیگنڈا کیا۔ اور جماعت میں سازشوں کا ایک جال پھیلا دینا چاہا۔ اور آج بھی جو شخص بوجہ اپنی شرارتوں کے جماعت کے نظام سے خارج کر کے ردی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب اسے اپنا مقرب بنا لیتے ہیں۔

پس لاہوری گروہ شبراً بشبرٍ اور قدم بقدم حسن بن صباح اور فرقہ باطنیہ کی پیروی کر رہا ہے۔

چہارم:۔ حسن بن صباح اور اس کے رفقاء کا قدم جب قلعۂ الموت میں جم گیا۔ تو انہوں نے عیسائی بادشاہوں سے دوستی پیدا کی اور مسلمانوں کے خلاف یورشیں شروع کر دی۔ اور ہر طریق سے اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوششوں میں حصہ لینے لگ گئے۔ گویا یہ لوگ اسلام کے اشد ترین دشمن تھے۔ جو کہ ایک طرف تو اسلام کا دعوےٰ کرتے اور دوسری طرف اسلام سے دشمنی کرتے۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے جب سے لاہور میں اپنا مرکز بنایا ہے۔ اسی وقت سے احمدیت کو مٹانے کی کوششوں میں مصروف ہیں غیر احمدی معاندین کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ پر حملے کرتے چلے آرہے ہیں۔ احرار کی یورشوں کے وقت یہ برابر ان کے ساتھ شریک تھے۔ اور مستریوں کی سازشوں میں انہی کا ہاتھ تھا۔ موجودہ فتنہ میں بھی ان کا کافی دخل ہے۔ گویا وہ احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین دشمنوں کے ساتھ ملکر احمدیت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ یہ کوئی کہانی نہیں۔ سُنی سنائی بات نہیں۔ بلکہ واقعہ ہے۔ جو روزمرہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ پس پیغامی اور صباحی پالیسی بالکل ایک ہی ہے

پنجم:۔ حسن بن صباح اور اس کے رفقاء کا ایک خاص عقیدہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باطنیہ کہلاتے۔ ان کے نزدیک ہر ظاہر حکم کا ایک باطن ہوتا ہے۔ اور ہر حکم قطعی کی ایک تاویل ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا اصول تھا۔ جس کی بنا پر اصول شرعی میں ہر قسم کا تصرف ہو سکتا تھا۔ ممکن تھا کہ ہر حلال حرام ہو جائے۔ اور ہر حرام حلال کر دیا جائے۔

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کا بھی بالکل یہی اصول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات۔ دعاوی اور وحی کے متعلق ہے۔ ان کے نزدیک ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صریح فرمان جس کی کوئی تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کی تاویل کی جائے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں لغت عرب قرآن کریم اور خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں نہ کہ محدث تو اہل پیغام کے نزدیک اس عبارت کے یہ معنے ہوئے کہ آپ صرف مجدد اور محدث ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک نبی کا لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان معنوں میں استعمال نہیں کیا۔ جو ظاہر ہیں۔ بلکہ مجازی معنوں میں استعمال کیا ہے۔

اسی طرح منکرین کو کافر کہنے سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ مومن ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السّلام کو بن باپ قرار دینے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان کا باپ ضرور تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد قدرت ثانیہ اسی طرح ظاہر ہو گی۔ جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور دیگر خلفاء راشدین کے رنگ میں ظاہر ہوئی تھی۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد آپکی قائم مقام ایک انجمن ہو گی۔ جسکے پریذیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب ہونگے۔ بہشتی مقبرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحی الٰہی کے ماتحت قائم کیا تھا۔ اور جماعت کے بہشتی لوگوں کا مدفن قرار دیا گیا تھا۔ وہ ایک خاندانی مقبرہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ الغرض اہل پیغام اور فرقہ باطنیہ جس کا بانی حسن بن صبّاح تھا بالکل ایک تنے کی دو شاخیں ہیں۔ دونوں کی پالیسی۔ طریق کار۔ لائحہ عمل خیالات و عقائد اور عملی پروگرام ایک ہی ہے۔

خاکسار۔ غلام احمد فرخ جامعہ رکن مجلس انصار سلطان القلم۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ فضل نرس بیوہ عبداللہ صاحب درزی مرحوم کے متعلق ثابت ہے۔ کہ اس کے تعلقات شیخ مصری وغیرہ کے ساتھ ہیں۔ اس لئے اس کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء کو جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو باستثناء اس کے والد میاں نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر کے کسی قسم کا تعلق رکھنے کی اجازت نہیں۔ (ناظر امور عامہ)

"پیغام" کی مسئلہ فضیلت پر ایک جدید طرز کی بحث اور اس کے متعلق ایک سوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احباب کرام "الفضل" کے مطالعہ سے معلوم کر چکے ہیں۔ ان دنوں پیغامیوں کی باسی کڑھی میں بڑے زور سے ابال آ رہا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان ناکامی و نامرادی کے پیکروں۔ یاس و ناامیدی کی تصویروں اور پامال شدہ لاشوں میں پھر حرکت ہونے لگی ہے۔ جماعت احمدیہ سے بعض اشخاص کو علیٰحدہ کئے جانے پر یہ جنت الحمقاء میں آباد لوگ "قادیانیت" کو کچل دینے کی امید میں پھر اسی قلعہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ جس کی سنگین دیواروں سے سر پھوڑتے ہوئے ان پر تئیس ۲۳ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اور وفور غیظ و غضب میں ان سے نہایت عجیب و غریب حرکات ظہور میں آ رہی ہیں۔

۹ر اگست کے پیغام میں ایک صاحب "سید اختر حسین گیلانی" نے "مسئلہ فضیلت پر ایک جدید طرز کی بحث" کی ہے اور "قادیانی علماء کو ایک نیا چیلنج" دیا ہے اس جدید طرز کی بحث" کی تمہید میں یہ برخود غلط انسان" در مدح خود یوں گویا ہوتا ہے کہ:

"اس امر میں جو کچھ مجھ پر انکشاف ہوا ہے اس پر مجھے اس قدر یقین ہے کہ قادیانیوں کا کوئی بڑے سے بڑا عالم اگر مصنفین کا تقرر کر کے صرف اسی مسئلہ میں گفتگو کرے تو انشاء اللہ تعالےٰ فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ اور اسے ندامت اٹھانا پڑے گی۔ مگر اس وقت ایک جدید چیز پیش کرنا مقصود ہے"

آپ کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں جو درجہ صحابہ کرام کو حاصل ہوا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ اور صحابہ کرام کو چونکہ نبوت حاصل نہ تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس سے محروم ہیں۔ اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تحریر سے استدلال کیا گیا ہے۔

"بل ھی درجۃ لا تعطیٰ الا من اتباع نبینا خیر الوریٰ وکل من حصلت لہ ھذہ الدرجۃ یکلمہ اللہ ذالک الرجل بکلام اکثر و اجلیٰ" الاستفتاء صلا۱۶

"بلکہ یہ ایک درجہ ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا نہیں مل سکتا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ہر اس شخص سے جسے یہ درجہ حاصل ہوا اکثر اور اجلیٰ کلام کرتا ہے"

چنانچہ اختر صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ عبارت صاف ظاہر کر رہی ہے کہ یہ درجہ پانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے ہی نہیں ورنہ یہ نہ لکھتے۔ کل من حصلت لہ ھذہ الدرجۃ۔ یعنی ہر شخص جسے یہ درجہ حاصل ہوا۔۔۔۔۔۔ اسی طرح یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں "ہر شخص جسے یہ درجہ ملا"۔ ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی بہت سے بزرگ گذر سے ہیں۔ جنہوں نے یہی درجہ پایا۔ اور یہ درجہ سوائے ولایت کے کچھ نہیں"

یہ ہے وہ "جدید طرز کی بحث" جو مسئلہ فضیلت" پر فضیلت مآب اختر صاحب نے کی ہے۔ اور یہ ہے وہ "جدید چیز" جو آپ پر منکشف ہوئی ہے۔ لیکن اس "جدید طرز کی بحث" اور اس "جدید چیز" پر ایک اس سے بھی جدید طرز کا سوال پیدا ہوتا ہے اور چونکہ اختر صاحب پر اس مسئلہ کا خاص طور پر انکشاف ہوا ہے۔ اس لئے اس سوال کو حل کرنے کا اہل ان سے زیادہ کون ہو سکے گا۔ وہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام اختر صاحب کے اس دعویٰ کو کہ "یہ درجہ پانے میں حضرت مسیح موعود اکیلے ہی نہیں۔ اور بھی بہت سے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے یہ درجہ پایا اور یہ درجہ سوائے ولایت کے کچھ نہیں" مد نظر رکھیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیں۔ جن میں حضور اپنے درجہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں"

(حقیقۃ الوحی صلا۳۹۱)

پس اگر جیسا کہ سید اختر حسین صاحب نے لکھا ہے کہ وہ درجہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا "سوائے ولایت کے کچھ نہیں" تو انہیں اس امر کا بھی اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ اس امت میں اور کسی کو درجہ ولایت حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھا۔ اس کے متعلق حضور خود فرماتے ہیں۔ کہ یہ صرف میرے لئے "مخصوص ہے اور میرے سوا اور کوئی بھی امت محمدیہ میں یہ نام پانے کا مستحق نہیں۔ اور گذشتہ تمام اولیاء و ابدال اور اقطاب اس سے محروم رہے ہیں۔ پس اختر صاحب حضور کے لئے جو درجہ تجویز کریں۔ ہمیں منظور ہے۔ لیکن حضور کی اس تحریر کے رد سے انہیں اس درجہ میں کسی اور کو حضور کا شریک کرنے کا حق نہیں ہے۔ وہ یہ مان لیں کہ یہ درجہ حضور کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے حضور کا اپنے درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے منفرد ہونا قطعی ہے۔ اختر صاحب اتنی بات مان لیں۔ اور پھر ان کے خیال کے مطابق یہ درجہ جو بھی ہو ہمیں اس کے قبول کرنے میں تامل نہ ہوگا۔

اختر صاحب تو ولایت کا درجہ بتاتے ہیں۔ لیکن میں تو کہتا ہوں کہ ولایت کے درجہ سے بھی حضور کو سرفراز نہ کرو۔ کیا ضرورت ہے اس فیاضی کی۔ صرف انسانیت کا درجہ ہی حضور کے لئے قبول کر لو۔ لیکن یہ یاد رکھو۔ کہ پھر کسی اور کو انسان تسلیم کرنا حضور علیہ السلام کے اس صریح ارشاد کی تغلیط ہوگی کیونکہ حضور جو کچھ بھی ہیں۔ اور اس درجہ کا جو بھی نام ہے۔ وہ حضور کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں"۔ امید ہے۔ اختر صاحب اس سوال کو ضرور حل کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔ اور اپنے اس انکشاف کے ذریعہ جو اس مسئلے میں ان پر ہوا ہے۔ ہمیں ضرور مستفید کریں گے۔

آخر میں ان کے ہی الفاظ میں ان سے یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ "کیا کوئی ہے۔ جو اس پر لکھنے کی جرأت کرے" کیونکہ اس شان جرأت کے اظہار کے لئے جس خاص قسم کی دماغی کیفیت درکار ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ لیکن باادب یہ التماس ضرور کروں گا۔ کہ اس سوال کو ضرور حل کریں۔ اور اس انکشاف کو جو اللہ تعالےٰ کے "فضل و کرم سے" آپ پر ہوا ہے۔ دوسروں کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔

خاکسار:۔ رحمت اللہ شاکر

جاوا میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں پر جماعت احمدیہ دن رات ترقی کر رہی ہے۔ خداتعالیٰ سعید روحوں کو سلسلہ کی طرف لا رہا ہے۔ اور اس سلسلہ حقہ کی ترقی و عظمت کا رعب دشمنوں کے دلوں پر بھی طاری ہے۔ جاوا کے رہنے والے ایک صاحب احمد سنوسی نامی اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے ۲۴ جولائی کو یہاں سے قادیان دارالامان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کے خاص فضل سے اس نصف ماہ کے عرصہ میں ہی ۸ افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اور بیعت کے فارم پُر کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کر چکے ہیں۔ تمام احمدی جماعتوں نے اخبار الفضل سے منافقوں کے رویہ کے متعلق سنتے ہی اپنے آقا کی خدمت میں اخلاص اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے منافقوں کے اثر و رسوخ کو باطل قرار دیا۔ اور خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام جماعت کا یہ ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور الہامات کے ماتحت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی مصلح موعود ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت بوگر لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں بندہ نے "احمدی عورتوں کے فرائض" پر لیکچر دیا۔ اور جماعت بتاویہ میں "اہمیت تبلیغ اور طرز تبلیغ" پر لیکچر دیا۔ اور اس جلسہ میں نئے نظام کے ماتحت تمام وہ احباب موجود تھے جن کو علیحدہ علیحدہ گاؤں میں سیکرٹری تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی بتاویہ شہر کو ۲۶ مختلف حصوں میں منقسم کر کے علیحدہ علیحدہ سیکرٹری تبلیغ مقرر کئے گئے ہیں اور ان لوگوں کو ہفتہ میں دو بار احمدیت کے مسائل خصوصی کی تعلیم جماعت کے

ایک مخلص کارکن مسٹر کرتا آتماجا صاحب دیتے ہیں۔ بتاویہ میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد جی کالونگ" نامی قصبہ میں گیا وہاں کے ایک صاحب پچھلے ماہ داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ اس بار میں نے صداقت احمدیت اور فوائد بیعت پر لیکچر دیا۔ احباب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ چند احباب احمدیت کے بالکل قریب آ چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی روز ایک صاحب جو کہ اس قصبہ کے معززین میں سے ہیں۔ داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور انہوں نے درخواست بیعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کر دی ہے۔

اس عرصہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ایک مضمون "حقیقت اسلام" کا ترجمہ ملائی زبان میں کیا۔ اور اسی طرح اور چند تحریروں کا بھی ترجمہ کیا۔ اور اس مضمون کو جماعت بتاویہ کے ہفتہ وار تبلیغی جلسہ میں پڑھ کر سنایا خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب نے اس مضمون کو بہت پسند کیا۔

جماعت بوگر خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت ہی اخلاص کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ اور مسٹر محمد یقین صاحب جماعت اگر کو علاوہ عربی اور اردو پڑھانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دے رہے ہیں۔ جماعت گاروت اور اس کے گرد و نواح میں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ مکرمی مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نہایت شوق اور محنت سے پون کے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی کوششوں سے جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے

اور لجنہ اماء اللہ گاروت کو بچوں کی تربیت کے متعلق خاص طور پر تعلیم دی جا رہی ہے خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت اپنے خرچ پر مسجد بنا رہی ہے۔ جو عنقریب ہی تیار ہو جائے گی۔ اور جس کی وجہ سے جماعتی کاموں میں اور بھی آسانی پیدا ہو جائے گی۔

ان احباب میں سے جو کہ اس عرصہ میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ ایک صاحب عبداللہ حسن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سے بیشتر عیسائیت میں داخل تھے۔ اور ہر وقت عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف رہتے اصل سماٹرا کے رہنے والے ہیں۔

بتاویہ میں تقریباً ایک ماہ کا عرصہ گزرا۔ انہوں نے تحقیق حق کی۔ اور آخر خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کو حق کے قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

الغرض تمام احمدی احباب نہایت ہی شوق و محبت سے تبلیغ اور اشاعت میں مصروف ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہاں کے تمام لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

احباب میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار

ملک عزیز احمد مولوی فاضل بتاویہ

کپتان اللہ داد خاں صاحب کا انتقال

کپتان اللہ داد خاں صاحب مرحوم قریباً ۸۶-۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے ۱۹۰۰ء میں آپ ۱۲۵ راجپوتانہ پلٹن میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ انہی ایام میں کپتان صاحب کے والد بزرگوار پیادہ کھاریاں سے چلکر قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت کی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے اس بیٹے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ کپتان صاحب مرحوم کے والد کے خاندان کی حالت ان ایام میں نہایت کمزور تھی۔ کپتان صاحب نے مجھے کئی دفعہ کہا کہ والد مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی جب بیعت کی۔ تو اس کے بعد حضور کی توجہ اور دعا کے طفیل حالات نے پلٹا کھانا شروع کیا۔ کپتان صاحب مرحوم نے جنگ عظیم کے دوران میں نمایاں خدمات کیں۔ ایک معمولی سپاہی سے ترقی کرتے کرتے کپتان کے عہدہ تک پہنچ کر ۱۹۲۹ء میں ریٹائر ہوئے۔

کپتان صاحب نے پنشن پر آ کر سول کے محکمہ میں بھی جلد ہی اپنا اثر پیدا کیا۔ اور ۱۹۳۴ء میں آنریری مجسٹریٹ درجہ دوئم تحصیل کھاریاں میں مقرر ہوئے۔ انہی دنوں میں کمیٹی قصبہ کے ممبر ہوئے اور پھر پریذیڈنٹ ہو گئے۔ کپتان صاحب مرحوم کی صحت عرصہ سے خراب تھی۔ آخر ۹ اگست ۱۹۳۷ء کو فوت ہو گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیویاں اور ایک لڑکی اور دو کم سن لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب مرحوم کیلئے دعا مغفرت کریں۔ خاکسار فضل الٰہی احمدی از کھاریاں

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے (عہ) محصول ۷ کل ۲عہ

میرا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ بنگال کا تبلیغی پروگرام

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال کے لئے جو تبلیغی پروگرام تجویز کیا گیا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ہر مقام کے احمدی احباب ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور تبلیغ میں پر جوش حصہ لیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

۲۴-۸-۳۷ کلکتہ سے کرشنا نگر (نوبیا)

۲۴-۸-۳۷ سے ۸/۲۷-۳۷ تک کرشنا نگر۔ بہادر پور اور اردگرد کے مقامات

۲۸-۸-۳۷ کرشنا نگر سے بہرم پور (مرشد آباد)

۲۹-۸-۳۷ سے ۸/۳۱-۳۷ تک بہرم پور خاگڑا بازار وغیرہ

۱-۹-۳۷ بہرم پور سے راجشاہی

۲-۹-۳۷ سے ۹/۳-۳۷ تک راجشاہی میں قیام

۴-۹-۳۷ راجشاہی سے ناٹور

۶-۹-۳۷ تک ناٹور میں قیام

۷-۹-۳۷ ناٹور سے بوگرہ

ضروری اعلان

ایک لائق گریجوایٹ جو اگر وکیل ہوں تو بہتر ہوگا کی خدمات کی ایک جگہ دو ایک ماہ کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست جلد تر اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں ارسال فرمادیں

بامَوقعہ زمین برائے فروخت

محلہ دار الانوار میں نزد کوٹھی جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے تین کنال ٹکڑا بپیمائش ۹۰ × ۱۵۰ فٹ کوٹھی کے لئے موزوں۔ اور سٹیشن قادیان کے پاس جو شیشہ کا کارخانہ ہے۔ اس سے مشرق کی طرف کچھ فاصلہ پر چھ کنال ٹکڑا فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب جلدی بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔

م۔ ر معرفت ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی قادیان

تریاق جریان

وصات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش و توانا بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی عـ ۱۴۸ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی ایسٹ انڈیا کمرشل بینک لیمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن) لاہور

درخواست منجانب آفیشل لیکویڈیٹران دی ایسٹ انڈیا کمرشل بینک لیمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن) زیر دفعہ ۱۸۷ ایکٹ کمپنی ہائے ہند بینک کے تمام معاونین سے پندرہ روپے فی حصہ کی طلبی کے لئے اصدار حکم کے لئے

تمام متعلقین کو اطلاع

ہرگاہ کہ ایک درخواست زیر دفعہ ۱۸۷ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء آفیشل لیکویڈیٹران دی ایسٹ انڈیا کمرشل بینک لیمیٹڈ (زیر لیکویڈیشن) نے بدیں استدعا عدالت ہذا میں گزرانی ہے کہ تمام معاونین سے پندرہ روپیہ فی حصہ (خواہ وہ امتیازی ہوں یا معمولی) طلب کرنے کے لئے حکم صادر کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ آفیشل لیکویڈیٹران کی مذکورہ درخواست کے فیصلے کے لئے ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو دس بجے دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے اور تمام متعلقہ اشخاص کو حق ہے کہ مذکورہ بالا درخواست کے خلاف عذرداری کے لئے ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں مقررہ دن کو مقررہ وقت پر حاضر ہو جائیں۔

آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۳۷ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا۔ (دستخط) کے سی دیب ڈپٹی رجسٹرار

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی عـ ۱۳۰ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی سُوپر ٹاکیز لیمیٹڈ لدھیانہ

درخواست منجانب مسٹر ہری شنکر زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

تمام متعلقین کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہری شنکر ڈائریکٹر کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور ۸ جون ۱۹۳۷ء کو عدالت ہذا میں گذرانی تھی۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے کہ درخواست مذکور ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو عدالت ہذا میں برائے سماعت پیش ہو۔ لہٰذا بذریعہ تحریر ہذا نوٹس کیا جاتا ہے۔ کہ جو قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی زیر ایکٹ مذکورہ بالا کی مخالفت کرنا چاہے وہ عدالت ہذا میں وقت مقررہ پر اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا اٹارنی پیش ہو۔ اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست متذکرہ بالا کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا۔ (دستخط) ایچ۔ او۔ ٹیکر

بفضلِ خدا تندرستی اور جوانی کا منہ دکھانیوالی کامیاب اور

معتبر ادویات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقت کی گولی رجسٹرڈ جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے جس کی نسبت حضرت ذوقؔ علیہ الرحمتہ نے فرمایا تھا۔

پیر مغاں کے پاس وہ دارو ہے جس سے ذوقؔ ۔ نامرد مرد جس سے جواں مرد ہوگیا

قیمت ایک سو گولی اڑھائی روپے

اکسیر مردمی رجسٹرڈ :۔ کثرت احتلام دھانت ۔ سُرعت انزال ۔ کمر درد ۔ کمی بھوک ۔ کمزوری غرض جریان کا مرض جڑھ سے دور ہو کہ دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار ۔

قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

طلاء عنبری :۔ بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں ۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر اٹھرا :۔ اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے ۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مِٹ جاتا ہے ۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ نو روپیہ

بچوں کا شربت

بدہضمی پیچش قبض ۔ سوکھا ۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اس کا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن بھی بڑھاتا ہے قیمت شیشی دو اونس بارہ آنہ اونس سات آنہ

جوارش عنبری

نہایت قیمتی و ہر دلعزیز اجزاء کا بلنظیر مرکب تمام نسخوں کا شہنشاہ تمام مفرح معجونوں کی بادشاہ اسکے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں ۔ بھوک بڑھانے والی خون پیدا کرنیوالی ۔ اعضاء رئیسہ اور حافظہ کو درست دماغی محنت اور جسمانی تکان بے حسی اور غشی میں اس کی ایک ہی خوراک چست و توانا بنا دیتی ہے

رؤساء ۔ امراء ۔ طلباء کے لئے بیش بہا تحفہ ہے ۔ ہر مزاج اور ہر موسم میں عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید ہے قیمت شیشی پانچ تولہ صرف چار روپیہ (للعہ)

اکسیر النساء

ماہواری ایام کا کم یا زیادہ آنا ۔ درد اور تکلیف سے آنا ۔ اپھارہ ۔ اختناق الرحم غرض امراض مستورات کے لئے نہایت مفید ہے قیمت شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

سیلان الرحم

عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو جڑھ سے اکھاڑتا ہے :۔

قیمت شیشی ایک روپیہ (عہ)

اکسیر طحال

تلی کا درد ۔ سوزش ۔ ورم بلکہ معدہ جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کر کے طاقت پیدا کرتی ہے ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اکسیر خنازیر :۔ سینکڑوں بار تجربہ میں آچکی ہے موجودہ گلٹیوں کو نیست و نابود کر کے ہمیشہ کے لئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے قیمت تین روپیہ

قبض کشاء :۔ بلا تکلیف و بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی ۔ قیمت نو آنہ (۹)

کشتہ فولاد :۔ مہینوں کی محنت اور کیمیائی طریق سے تیار کیا جاتا ہے کمی خون اعضاء رئیسہ کیلئے بے حد مفید ثابت ہو چکا ہے ۔ تولہ پانچ روپیہ ماشہ آٹھ آنہ

افروز :۔ مغلاتی کانٹوں والا پھوڑا شرطیہ بغیر آپریشن نابود داد چنبل ۔ خارش اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے ۔ قیمت شیشی اونس (عہ) نصف اونس نو آنے (۹)

تریاق معدہ رجسٹرڈ :۔ معدہ جگر اور آنتوں کی تکلیف کیلئے بہترین ہے قیمت شیشی اونس آٹھ آنے صرف ۔ (۸)

خالص ست سلاجیت

تمام حکماؤں کا متفقہ قول ہے کہ سلاجیت روح دل دماغ ۔ گردہ ۔ کل اعضاء رئیسہ و شکستہ ہڈیوں کیلئے یقیناً مفید ہے ۔ قیمت تولہ آٹھ آنہ (۸)

ہر پاکٹ میں ۔ ہر گھر میں

ہونا دانائی ۔ عقلمندی اور فراست کی بیّن دلیل ہے

دُنیا میں

سُرمہ نور کا ڈنکا بڑی دھوم دھام سے بج رہا ہے ۔ جو اطباء ڈاکٹر ۔ رؤساء ۔ امراء ۔ عوام الناس کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسّم اشتہار بنا رہا ہے امراض چشم میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے

ضعفِ بصر ۔ دُھند ۔ غُبار ۔ جالا ۔ پھولا ۔ کُکرے ۔ گوہانجنی ۔ پڑبال ۔ خارش ۔ سُرخی ۔ پانی بہنا ۔ ناخونہ ۔ ابتدائی موتیابند ۔ سفیدی چشم ۔ لیسدار رطوبت وغیرہ وغیرہ کیلئے تریاق ہے

غرض تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا ۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے ۔

تسلّی کے لئے ہزاروں میں سے صرف دو سرٹیفکیٹ ہدیۂ ناظرین ہیں

جناب ڈاکٹر مظہر حسین صاحب انبالوی "ڈی سید میڈیکل ہال"

سُرمہ نور میں نے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا ۔ واقعی بہت مفید ثابت ہوا ناخونہ تک اس سُرمہ کے استعمال سے اڑ گئے ۔ ککروں اور اکثر امراض چشم کے لئے مفید ثابت ہوا مہربانی فرما کر پانچ تولہ سُرمہ نور اور ارسال فرمائیں ۔

جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب علاقہ پٹیالہ تحریر فرماتے ہیں

سُرمہ نور استعمال کرنے کا موقعہ ملا ۔ میری عمر ساٹھ سال ہے مجھے مغرب کے بعد کچھ نظر نہیں آتا تھا اب سُرمہ لگانے سے بینائی تیز ہو گئی اور رات کو بھی نظر آنے لگا ۔

ملنے کا پتہ :۔ منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۸ اگست۔ آج اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کا دوسرا اجلاس سر سکندر حیات خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عام لازمی پرائمری تعلیم۔ نیز صنعتی اور تجارتی تعلیم اور فرقہ وار اتفاق کو ترقی دینے کے مسائل پر بحث ہوئی۔ پس ماندہ جماعتوں اور اچھوتوں وغیرہ کے لئے خاص حوصلہ افزائی کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ اور اس بارے میں اطمینان بخش نتائج مرتب ہوئے۔

شیخوپورہ ۱۸ اگست۔ اکالی لیڈر جنڈیالہ شیر خان نامی قصبہ میں جو شیخوپورہ کے قریب واقع ہے ایک بہت بڑا دیوان منعقد کرنے والے ہیں۔ یہ دیوان اس لئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ کہ جھٹکہ کے متعلق سکھوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ آلہ۔ امرتسر اور کوٹ فتح خان کے بعد یہ چوتھا مقام ہے جہاں سکھ فتنہ انگیزی پر آمادہ ہو رہے ہیں۔

لاہور ۱۹ اگست۔ ۱۷ اور ۱۸ اگست کی درمیانی شب ایک خوفناک دھماکہ کی آواز مختلف شہروں میں سنی گئی۔ اس کے بعد شہاب ثاقب نمودار ہوا جو بجلی کی طرح ایک مقام سے دوسری طرف چلا گیا۔

بغداد ۱۸ اگست۔ عراق میں نئی کابینہ مرتب کر لی گئی ہے۔ اس کے وزیر اعظم جمیل المدفائی مقرر ہوئے ہیں۔ وہ وزیر دفاع کے فرائض بھی انجام دیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ اگست۔ کچھ عرصہ پیشتر مسلم لیگ کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ تا کہ مسلم لیگ کے دستور اساسی میں ایسے طریق پر ترمیم کرے جس سے وہ مسلمانوں کے ہر طبقہ کے نزدیک قابل قبول ہو۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ مسلم لیگ کا نصب العین درجہ نوآبادیات کی بجائے مکمل آزادی ہونا چاہیئے

شملہ ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند ۱۳ ستمبر کو مرکزی اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کریں گے

جموں ۱۸ اگست۔ اطلاع مظہر ہے کہ جموں کی صورت حالات میں تاحال کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ آج ہڑتال کا اٹھارواں دن ہے۔ ۱۲ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ یہاں سے رخصت ہونے وقت بھائی پرمانند نے کہا میری دلی خواہش تھی کہ کوئی آبرومندانہ سمجھوتہ ہو جاتے۔ لیکن اس کوشش میں مجھے کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار شنگھائی سے لکھتا ہے کہ چین اور جاپان کے درمیان نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے۔ ایک واقعہ مظہر ہے کہ طرفین میں سے ایک کے ہوائی جہاز نے دو بم پھینکے جن سے ۴۵۰ آدمی ہلاک اور ۸۵۰ زخمی ہوئے۔ اور ۵۰۰ گز کے دائرہ کے اندر جو چیز بھی تھی تباہ ہو گئی۔

لاہور ۱۹ اگست۔ کل صبح خان بہادر سید مقبول شاہ آئی۔ ای۔ ایس اپنی اقامت گاہ میں انتقال کر گئے۔ آپ نے اپنی فراست اور محنت سے محکمہ تعلیمات میں نہایت شاندار ترقیات حاصل کیں۔

کلکتہ ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ دھرم پور میں ۴۰۰ نظر بندوں میں سے ۲۵۰ نے انڈیمان کے سیاسی قیدیوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر گزشتہ اتوار سے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے

کیمبلپور ۱۸ اگست۔ آج کوٹ فتح خان کے تنازعہ کے سلسلہ میں حکم امتناعی کی خلاف ورزی میں ایک گرنتھی اور ایک سکھ سیوادار کو مجسٹریٹ کی عدالت سے چار چار ماہ قید کی سزا ہوئی۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا۔ کہ ہیڈ کانسٹیبل پولیس کے اس بیان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مسلمان عورتوں نے دو نل نالہ پر سکھوں کی آمد کو بہت برا منایا اور اگر ملزموں کو گرفتار نہ کیا جاتا۔ تو فساد ہو جانا ضروری تھا۔

شنگھائی ۱۹ اگست۔ آج صبح جاپانیوں نے بحری بری اور فضائی حملہ کو جاری رکھا۔ چینیوں نے بھی نہایت ہمت سے ان کا مقابلہ کیا۔ چینی فوجی ہیڈ کوارٹر کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ہانکیو پارک میں جاپانیوں کے صدر مقام پر بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا ہے۔ اور ان کی فوجیں شمال مشرق میں بہت دور تک بڑھ گئی ہیں۔

لکھنؤ ۱۹ اگست یو پی میں سیلاب نہایت شدت سے آ رہے ہیں اور چار مشرقی اضلاع گورکھ پور۔ بستی۔ بہرائچ اور گونڈہ کے چھ دریا اور ان کے معاونین میں طغیانی آ گئی ہے۔ متعدد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں اور ہزاروں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ کئی ایک مکانات منہدم ہو گئے۔ اتلاف جان و مال کا ابھی تک کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

جنیوا ۱۹ اگست۔ جمعیتہ اقوام کے انتدابی کمیشن نے مسئلہ فلسطین کے متعلق اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیشن برطانیہ کی تجویز تقسیم سے اصولی طور پر اختلاف نہیں کرے گا۔ تاہم اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ تجویز پیش کریگا کہ کچھ عرصہ تک اسے قابل عمل بنانے کے لئے زمین تیار کی جائے۔

نانکن ۱۹ اگست۔ چین کی پارلیمنٹ نے جبری بھرتی کا قانون پاس کر دیا ہے۔ جنرل چیانگ کائی شک کے صدر مقام سے اعلان ہوا ہے کہ ہانکو میں چینیوں نے جاپانیوں پر زبردست فتح حاصل کی۔ پانچ ہزار جاپانی لڑائی میں ہلاک ہوئے۔

لاہور ۱۸ اگست۔ جموں کی شورش کے متعلق اس امر کی توقع پیدا ہو گئی ہے کہ وہ جلد ختم ہو جائیگی کیونکہ ہندوؤں اور حکام دونوں نے رائے بہادر لالہ رام سرن داس پر دباؤ ڈالا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کریں۔ ہندو حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے اگر رائے بہادر مذکور اس معاملہ میں مداخلت کریں۔ تو وہ یقیناً ایک اطمینان بخش سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

امرتسر ۱۸ اگست گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۳ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے ۹ پائی اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۸ آنے ہے۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ وزراء برطانیہ کا ایک اجلاس مشرق اقصیٰ کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اس میں بحیرۂ روم میں تجارتی جہازوں کی پوزیشن پر بھی غور وخوض کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا گیا کچھ عرصہ سے بحیرہ روم میں تجارتی جہازوں پر حملے ہو رہے ہیں اور گزشتہ چند روز سے ان حملوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ملک معظم کی حکومت نے ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ اگر کسی آبدوز کشتی نے بغیر انتباہ کے کسی برطانوی جہاز پر حملہ کر دیا تو برطانوی جہاز منتقمانہ کارروائی کرنے میں آزاد ہونگے۔

میڈرڈ ۱۸ اگست۔ سانٹنڈر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل سارا دن شمالی محاذ پر گھمسان کی جنگ جاری رہی۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت کی افواج نے باغیوں کی پیشقدمی کی زبردست مدافعت کی۔ مشین گنوں اور رائفلوں سے باغیوں کی بڑھتی ہوئی پیادہ فوج کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اور ان کے ٹینکوں کا دستہ اڑا دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی